رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

بشارت دی تجھے اک بیٹا ہی تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
تو دیکھا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
سبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان

اخبار فاروق

احمدیہ

ایڈیٹر و پروپرائیٹر۔ ایم قاسم علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۹ء | نمبر ۸

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔ ۲۳ فروری کو ۳ بجے بریڈلا ہال میں حضور کا ایک پبلک لیکچر ہوا جس میں دارالامان سے بھی احباب جاکر شامل ہوئے۔ مختلف مذاہب کے لوگوں میں یہ لیکچر نہایت توجہ سے سنا گیا

رشتہ کی ضرورت۔ دو نوجوان صالح احمدی لڑکوں کی ضرورت ہے جو مغل۔ پٹھان۔ شیخ معزز خاندان سے ہوں۔ ایک گریجوایٹ ہو۔ دوسرا کم از کم انٹرنس پاس ہو با معزز عہدہ پر ممتاز ہوں۔ گریجوایٹ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کا ہو تو اس کو ترجیح دیجائیگی اور دوسرا پنجاب کا ہو تو مضایقہ نہیں۔ تمام خط و کتابت معرفت ایڈیٹر فاروق ہوگی۔ ہر درخواست کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

جلسہ سالانہ بہت قریب آرہا ہے احباب عزم بالجزم کرکے اس مبارک موقعہ پر سب کاروبار چھوڑ کر بھی تشریف لاکر ثواب دینی حاصل کریں۔

نظم

قاضی محمد یوسف صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

چشم نابینا کے آگے شمع کی لو لو نہیں
رات دن یکساں ہی ہیں جب آشنائے مہ نہ ہو
نام کے مسلم ہیں یہ اور کام کے مسلم نہیں
دیکھ لو مسلم کی ان میں کوئی وصف وو نہیں
بد دماغی کے سبب خوشبو کو بدبو کہتے ہیں
کہہ دو اے بدمغز یہ خوشبو ہے اور بدبو نہیں
مانگ لے جو مانگتا ہے بن کے مومن مدعا
کیا ملیگا خاک جب کچھ شوق جستجو نہیں
معرفت تم کو نہیں ہے جبکہ کوئے یار کی
پھر تمہیں رہبر سے کیوں انکار ہے یہ کو نہیں
اڑ گئے کیونکر فلک پر حضرت عیسےٰ نبی
جبکہ اڑنے کے لئے انسان کے بازو نہیں
گو مسیحا مر گیا اور آنے والا اور ہے
پر مخالف کہتے ہیں احمدؑ کو "سچا تو نہیں"
آنے والا آگیا ہے حسب قرآن و خبر
فرق اس کے حلیہ ماثور میں اک مو نہیں
حضرت احمدؑ بھی سچے اور منکر بھی درست
یہ سناتے ہم کو وہ ہیں جن کے دل یکسو نہیں
ہاں تو ہے تعلیم قرآن اور تعمیل سنن
شیخ جی ہاں صرف وردِ اسم اللہ ہو نہیں
تیغ قرآن دے گیا احمدؑ ہمیں بہر جہاد
کیونکہ دیں محتاج جنگ خنجر و چاقو نہیں
منکر احمدؑ بھی ہو اور عالم قرآں بھی ہو
حلوا کھانے کے لئے یہ منہ نہیں یہ رو نہیں
قدر جوہر جانتا ہے وہ جوہے جوہر شناس
کیا کریگا قدر وہ جو جانتا ..... نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر بسجدہ رہتے ہیں مولیٰ کے آگے احمدی
بیٹھتے وہ سب کے آگے ہو کے دو زانو نہیں

مردِ مومن زیب تن رکھتا ہے تقویٰ کا لباس
زیبِ تن دیبا ہو کیوں جب مرد ہے بانو نہیں

گوشِ دل جب آشنائے قرأت قرآں ہوں
وہ کبھی پھر شایقِ ہر موسمِ پیانو نہیں

جس کا دل ہو مطمئن ذکرِ خدائے پاک سے
اس کا گھر کشمیر ہے اور شکوہ دالانو نہیں

کہتے ہیں یوسفؑ کو اکمل شعرِ اردو میں کہیں
وہ مگر افغان ہیں اور جانتے اردو نہیں

شرائطِ مباہلہ برائے علماءِ دیوبند

(۱) ضروری ہوگا کہ تمام علماءِ دیوبند اس مباہلہ میں شامل ہوں اسی طرح امام جماعتِ احمدیہ بھی بذاتِ خود اس مباہلہ میں شامل ہونگے جنکی شمولیت بوجہ اس کے کہ آپ جماعتِ احمدیہ کے پیشوا ہیں جماعتِ احمدیہ کی شمولیت سمجھی جائیگی ہاں جائز ہوگا کہ جن احمدیوں کو امام جماعتِ احمدیہ مباہلہ میں شامل ہونیکی اجازت دیں وہ شامل ہو سکیں۔

(۲) ا۔ علماءِ دیوبند کا قائم مقام کھڑے ہو کر حضرت مرزا صاحب کے دعوے نبوت اور مسیحیت کے متعلق جو ثبوت اور دلائل حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کی طرف سے پیش ہو چکے ہیں ان کی تردید میں تقریر کریگا۔ اس کے بعد جماعتِ احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام اس کے خلاف تقریر کریگا۔ اگر اس کے بعد بھی علماءِ دیوبند اپنے خیالات پر مُصِر ہوں تو اسی وقت اسی مقام پر حضرت مرزا صاحبؑ کی مسیحیت اور نبوت پر فریقین میں مباہلہ ہوگا۔

ب۔ اگر صورت ا۔ علماءِ دیوبند کو منظور نہ ہو تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے جماعتِ احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام حضرت مرزا صاحبؑ کے دعاوی اور ان کے دلائل علمائے دیوبند کے سامنے بیان کرے۔ اس کے بعد علماءِ دیوبند کا مسلمہ قائم مقام ان دلائل کی تردید کرے جس کے بعد قائم مقام جماعتِ احمدیہ جواب دیگا۔ اگر اس کے بعد بھی علماءِ دیوبند اپنے خیالات پر قائم رہیں۔ تو اسی وقت اسی مقام پر مباہلہ ہوگا اور دونو صورتوں میں وقتِ دعا مباہلہ ایک گھنٹہ ہوگا۔

ج۔ پہلی صورت میں مسلمہ قائم مقام علماءِ دیوبند کو ہمارے دلائل کی تردید کرنے کے لئے تین گھنٹے دئے جائینگے۔ پھر دو گھنٹہ مسلمہ قائم مقام جماعتِ احمدیہ کو دئے جائینگے اور دوسری صورت میں پہلے تین گھنٹہ جماعتِ احمدیہ کے مسلمہ قائم مقام کو دلائل بیان کرنے کے لئے دئے جائینگے۔ پھر دو گھنٹہ مسلمہ قائم مقام علماءِ دیوبند کو تردید کے لئے دئے جائینگے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ جواب کے لئے قائم مقام جماعتِ احمدیہ کو دیا جائیگا۔

(۳) یہ مباہلہ بشمول ان تقریروں کے کسی ایسے مقام پر ہوگا جو فریق کے لئے مساوی ہوگا۔

(۴) مکان مباہلہ کے اخراجات ہونگے وہ فریقین پر نصف نصف

(۵) ضروری ہوگا کہ قیامِ امن کے لئے سرکاری انتظام کرایا جائے اور اگر اس کے بھی کچھ اخراجات ہوں تو وہ بھی فریقین کو حصہ مساوی ادا کرنے ہونگے۔

(۶) داخلہ مکان مباہلہ میں بذریعہ مصدقہ ٹکٹوں کے ہوگا۔ ٹکٹ مساوی تعداد میں دونو فریق کو ملینگے۔ وہ جن جن لوگوں کو قابلِ اعتبار سمجھینگے ان میں بطور خود تقسیم کرینگے اور ہر فریق ان کی طرف سے امن کا ذمہ دار ہوگا۔ جن کو ٹکٹ دیکر داخل کریگا۔ ہمارے نزدیک ایک ایک ہزار ٹکٹ دونو فریق کیلئے کافی ہے۔

(۷) مکان جس میں مباہلہ ہوگا دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا تاکہ ہر فریق کے آدمی بآسانی علیحدہ علیحدہ بیٹھ سکیں۔

(۸) امن قائم رکھنے کے لئے ایک ایک ناظم دونو فریق میں سے اور ایک تیسرا ناظم جو کسی فریق کے ساتھ تعلق نہ رکھتا ہو لیکن دونو فریق کے اتفاق کے ساتھ منتخب کیا گیا ہو مقرر ہونگے۔ ان تینوں کا فرض ہوگا کہ دونو فریق سے طے شدہ شرائط کی پابندی کرائیں۔ اگر کسی انتظامی امر میں فریقین کے ناظمین میں اختلاف ہو تو تیسرے ناظم کا فیصلہ تسلیم کیا جائیگا۔

(۹) کسی فریق کو حق کو نہیں ہوگا کہ یہ کہہ سکے کہ تقریروں کے بعد مباہلہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اگر ایک فریق مباہلہ پر مُصِر ہو تو دوسرے کو لازماً مباہلہ کرنا پڑیگا۔ سوائے اس حالت کے کہ وہ دوسرے فریق کے خیالات سے اتفاق کا اعلان کر دے۔

(۱۰) تصفیہ شرائط کے معاً بعد علماءِ دیوبند کو ان علماء کی فہرست جو مقتدل ہوں کے نام دینی ہوگی جو اُن کی طرف سے مباہلہ میں شریک ہونگے اور جب تک اس فہرست کا تصفیہ نہ ہو لیگا اس وقت تک شرائط کی تکمیل نہ سمجھی جائیگی۔

(۱۱) ہر فریق دوسرے فریق کو یہ تحریر دیگا کہ اگر وہ بوقت معین مقام مقرر پر نہ آیا۔ یا تقریروں کے بعد مباہلہ سے انکار کر دیا۔ (بجز اسکے کہ اپنے عقاید سے دست بردار ہونیکا اعلان کر دے) تو وہ دوسرے فریق کو اس کے نقصان کے معاوضہ میں پانچہزار روپیہ ادا کریگا صرف زعیم علماءِ دیوبند کا وقت مقررہ پر پہنچ جانا کافی ہوگا اور انہیں اپنی طرف سے کسی بڑی نہیں کریگا جب تک تمام وہ علماء حاضر نہوں۔ جن کے نام تصفیہ شدہ فہرست میں درج ہو چکے ہوں۔

(۱۲) مکان مباہلہ اور دیگر انتظامات کے لئے ہر فریق اپنا ایک ایک وکیل مقرر کریگا اور وہ دونو ملکر ان امور کا مناسب انتظام کرینگے۔

(۱۳) تصفیہ شرائط کے بعد ہر ایک فریق ان شرائط کی مصدقہ نقل دوسرے فریق کے حوالہ کریگا جس کے بعد کسی فریق کو طے شدہ شرائط میں کمی بیشی یا تغیر و تبدل کا اختیار نہ ہوگا۔

(۱۴) مباہلہ کے بعد فریقین کے مسلمہ قائم مقاموں کے دستخطوں سے وقوع مباہلہ کا اعلان معہ فہرست مباہلین اخبارات میں شایع کرانا ہوگا۔

(۱۵) اثر مباہلہ کے ظاہر ہونیکا یوم مباہلہ سے ایک سال کے عرصہ تک انتظار کیا جائیگا۔ خواہ سال کے کسی حصہ میں ظاہر ہو اس سے قبل اور بعد کا کوئی واقعہ لائق حجت نہوگا۔

(۱۶) فریقین کے مسلمہ قائم مقاموں پر اپنے ابناء و نساء کا مباہلہ میں شامل کرنا واجب ہوگا۔ اور باقیوں کیلئے جائز۔

(۱۷) مذکورہ بالا شرائط کے تصفیہ پر ایک ماہ بعد کی کوئی تاریخ مباہلہ کیلئے مقرر کی جائیگی۔

شرائط مباہلہ مندرجہ بالا باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بذریعہ اشتہار چھپکر علماءِ دیوبند کو بھیجے جا چکے ہیں۔ ناظرین فاروق منتظر ہیں کہ جبہ پوشانِ دیوبند کیا حیلہ مباہلہ سے فرار کا سوچتے ہیں ان کی ظاہری شہرت تو اس کی مقتضی ہے کہ وہ فوراً میدان میں نکل آئیں۔ مگر دیدہ باید۔

علماءِ سہارنپور کے جواب میں "بلعم ثانی" حذاکے فضل سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ ناظرین فوراً دفتر فاروق سے بقیمت ۶ر موصول ڈاک منگا کر لطف اٹھائیں۔

ا یقین دلایا جاوے تمام علمائے دیوبند کے نام اس فہرست میں ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان — مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۱۹ء

ڈاکٹر حسین علی غیر مسلم کے سوالات کا جواب

(۱) کیا حضرت مرزا صاحبؑ شروع سے لیکر آخری دم حیات تک ایک دعویٰ نبوت پر قائم رہے یا شروع میں محدث تھے۔ مگر بعد میں آپ نے دعویٰ نبوت کیا؟

(۲) وہ کیا بات تھی کہ حضرت محمد صلعم کے بعد حضرت صاحبؑ نے مدعی نبوت پر لعنت فرمائی؟

(۳) لا نبی بعدی سے آپ کیا مراد لیتے ہیں۔ اگر محمد صلعم کے بعد نبوت جاری ہے۔ تو ۱۳۰۰ سال میں کون کون سے انبیاء احمد مصطفےٰ محمد مجتبےٰ صلعم کے بعد آئے؟

(۴) کیا مرزا صاحبؑ کے بعد اور بھی نبی آویں گے؟

جواب سوال اوّل

سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) شروع سے لیکر آخر دم تک ایک ہی دعویٰ پر قائم رہے۔ وہ دعویٰ یہ تھا۔ کہ میں خدا کی طرف سے کثرت مکالمہ ومخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف ہوں۔ اوائل میں (سنہ ۱۹۰۱ء تک) آپؑ اس کا نام محدثیت رکھتے تھے۔ جیسا کہ آپ کو بھی مسلم ہے۔ لیکن اس کے بعد آپؑ نے اسی حقیقت کا نام نبوت رکھا۔ اور محدثیت وجزوی نبی کا لفظ چھوڑ دیا۔ ملاحظہ ہو غلطی کا ازالہ :-

صحیح مسلم میں بھی مسیح موعودؑ کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ (ص۵)

چنانچہ ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ اس کے بعد حضرت صاحبؑ کی کسی کتاب سے نہیں دکھا سکتے کہ آپؑ نے فرمایا ہو میں جزوی نبی ہوں۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے آپؑ نبی کی اور تعریف کرتے تھے۔ اور بعد میں اور۔ یعنی پہلے نبی کے لئے براہ راست ہونا ضروری سمجھتے تھے۔ بعد میں آپؑ پر کھل گیا۔ کہ یہ شرط غیر ضروری ہے۔ چنانچہ براہین حصہ پنجم میں فرماتے ہیں :-

نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ (ص۱۳۸)

یہ لغوی نبی کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پھر عبارت یوں ہوگی لغوی نبی وہ ہے جو خدا سے بذریعہ وحی خبر پائے اور شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہو۔ یعنی اگر شریعت لے آئے تو حرج نہیں۔ حالانکہ یہ بدیہی طور پر باطل ہے کہ شریعت لائے۔ اور پھر بھی وہ لغوی طور پر نبی کہلائے۔ پس یہ نبوت کی تعریف چونکہ عام ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ پر صادق آتی ہے۔ اس لئے آپؑ نبی ہیں۔ اور انہی معنوں میں نبی جن میں انبیاء سابقین حضرت محمد رسول رب العلمین تک نبی کہلاتے رہے۔ اس پر کہا جا سکتا ہے کہ پھر دوسرے مجددین کیوں نبی نہیں کہلا سکتے۔ اس کے لئے حقیقۃ الوحی ملاحظہ ہو :-

جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (صفحہ ۳۹۱)

اس عبارت کو خوب غور سے پڑھیئے۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے اولیاء وصلحاء کیسے باشد نبی کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیوں مستحق نہیں؟ "کثرت امور غیبیہ سے مشرف ہونا" جس حد تک چاہیئے وہ ان میں نہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کے لئے پیشگوئی میں نبی اللہ کا لفظ نہیں۔ بلکہ یہ فرمایا کہ وہ کثرت وحی جو اس میں شرط ہے وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ پس ہم مجددین کو نبی ان معنوں میں نہیں کہہ سکتے جن معنوں میں حضرت اقدسؑ کیلئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت نبوت جو عبارت ہے کثرت اظہار امور غیبیہ سے وہ ان میں نہیں پائی جاتی۔

ایک اور بھاری ثبوت اس بات کا کہ مجددین امت محمدیہ اس نبوت سے مشرف نہیں ہوئے جو حضرت مسیح موعودؑ کو عطا کی گئی۔ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ فرمایا ہے کہ میں مسیح ابن مریم سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔ اور کوئی غیر نبی کسی نبی پر تمام شان میں بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ ومن انکر فعلیہ البیان۔

سوم آپؑ الاستفتاء صفحہ ۱۷ پر فرماتے ہیں غلیس نبوۃ الا نبوت ہ۔ پس اگر محمد رسول صلعم کی نبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدیت والی نبوت ہے۔ تو مسیح موعودؑ کی نبوت بھی محمدیت والی سمجھ لیں۔

جواب سوال دوم

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مدعی نبوت پر حضور مسیح موعودؑ نے لعنت فرمائی وہ ایسا نبی ہے جو مستقل طور پر (براہِ راست نبوت پانیکا) دعوے نبوت کرے یا صاحب شریعت ہونیکا۔ اور آپ گواہ رہیں۔ کہ ہم بھی اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کو صاحب شریعتِ جدیدہ نبی سمجھے۔ یا آپؐ کو براہِ راست بدوں اتباع حضرت خاتم النبیینؐ نبوت پانے والا قرار دے۔ ہمارا ایمان اس عبارت پر ہے۔

اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسولِ مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا × × × × اور میرا یہ قول کہ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ اس کے معنے صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں۔

اور حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی میں آپنے آپ کو مدعی نبوت ٹھہرایا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹۶

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینے میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے۔

پھر خود مولوی محمد علی صاحب نے مسیح موعودؑ کو مدعی نبوت ٹھہرایا ہے۔ دیکھو ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۳۱۔

"آپ (خواجہ غلام ثقلین) ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے۔"

جواب سوال سوم

لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے معنے حضرت مسیح موعودؑ کیا لیتے تھے مفصلہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں:۔

خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے × × × × یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین × × × اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ آپؐ خاتم ہیں۔ آپؐ کی مُہر سے نبوت کا سلسلہ چلتا ہے۔ ہم خود بخود نہیں بن گئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق بنایا۔ (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حوالہ دوم

شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

حوالہ سوم

نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہِ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ چراغ نبوت سے مکتسب اور مستفاض ہو۔ (ریویو بر مباحثہ صفحہ)

پھر آپ تذکرۃ الشہادتین فارسی کا حاشیہ دیکھیں۔ یہ فارسی کتاب حضرت مسیح موعودؑ نے کابل میں اپنے عقائد کی تبلیغ کے لئے بھجوائی۔

آنچہ ناآشنایان حقیقت بر مغز سخن نارسیدہ بر لفظ رسول و رسالت و نبی و نبوۃ اعتراض مے کنند کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است۔ و بمضمون حدیث لا نبی بعدی احدے بعد ازاں حضرت نبی نتواند بود ایشان معنے ختم نبوت را اصلا نہ فہمیدہ اند چہ بر وجود ذی جود سرورِ عالم کمال درجہ نبوت ختم شدہ است نہ نبوت × × × × لہٰذا لایناقی حدیث لا نبی بعدی لانہ المراد لا نبی ینسخ شرعہ وازیں نیز منافی لا نبی بعدی نیست۔

یہ سوال کہ گزشتہ ۱۳۰۰ سال میں کون ہوا۔ اس کا جواب حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر موجود ہے۔ یعنی مسیح موعودؑ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔ کیوں نہیں ہوا؟ اس کا جواب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زبان سے سنئے۔

سائل نے سوال کیا کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے۔ تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا؟ حضرتؑ نے فرمایا یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آنحضرت صلعم پر ہے۔ انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نہیں رکھا۔ اس سوال کے جواب دینے کا اس وسطے میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ (بدر۔ ۶ جون ۱۹۰۶ء)

چوتھے سوال کے جواب میں۔

صرف اس قدر کہنا کافی ہے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے دکھا دیا کہ نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کھلا ہے پس جب ضرورت ہوگی وہ اپنے وعدہ کے موافق کریگا جیسا وہ چاہیگا۔ ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ ڈوئی کو مخاطب فرماتے ہیں:۔

اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر

ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہیگا

(صفحہ ۱۷ تتمہ حقیقۃ الوحی)

یہ ظاہر ہوتا رہیگا؟ کن پر؟ نبیوں پر۔ اس میں آپ کے سوال کا جواب ہے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا وانت خیر الفاتحین ۔

اکمل بحکم مولانا محمد سرور شاہ صاحب +

آپ کا فرض ہے۔ کہ فاروق کی اشاعت کو بڑھا کر ثواب حاصل کریں۔ اس کی اشاعت بہت کم ہے جس سے اخراجات اخبار کا پورا ہونا مشکل ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاعون عذاب الٰہی ہے

بعض لوگ طاعون کو عذاب نہیں سمجھتے رسالہ افادہ کی مندرجہ ذیل سطور پڑھیں :-

"طاعون کا پتہ اب سے ہزار دل برس پہلے بھی چلتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اسرائیلیوں میں طاعون پھیلا تھا۔ اور اسے عذاب الٰہی سے تعبیر کر کے حضرت موسےٰ نے اپنی امت کے لوگوں اصلاح اعمال دینیات کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض کہ اسی طرح طاعون کا پتہ اور زمانوں میں بھی ملتا ہے۔ قرآن مجید کی یہ آیت اخرجنا لہم دآبۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایتنا لا یوقنون۔ بھی غالباً اسی وبا طاعون کی طرف اشارہ زن ہے۔ جس کہ معنے یہ ہیں کہ (ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو زخمی کریگا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیت پر یقین نہیں لاتے)۔

بیشک تمام وبائی ارضی و سماوی امراض جو ہلاک ثابت ہوتے رہتے ہیں غضب الٰہی کا نمونہ ہیں۔ اور ان میں وہی لوگ اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ جو اس کی قدرت کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کی ربوبیت سے انکار کر کے جہالت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جناب رسول کریم صلعم کے زمانہ میں بھی طاعون پھیلا تھا۔ اور آپ نے ایک حدیث کے مطابق فرمایا تھا۔ کہ طاعون غضب الٰہی ہے۔ چاہیئے کہ جہاں یہ مرض ہو۔ وہاں لوگ نہ جائیں۔ اور جو لوگ طاعون زدہ مقامات میں مقیم ہیں وہ وہاں سے نہ بھاگیں۔

ہیضہ کا ایک مجرب نسخہ

چونہ خام (خوردنی) ۹ تولہ۔ نوسادر ۳ تولہ۔ یہ ہر دو اجزاء ایک قلعی دار ظرف میں ڈھائی سیر پانی قول کر ڈالے جائیں۔ نوسادر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جائیں۔ رات بھر یہ ہر دو اجزاء پانی بھیگتے رہیں۔ صبح کو اس کا آب زلال لے لیا جائے۔ اور اس میں ۹ یا ۱۰ لیموئے کا غذی کا عرق شامل کر دیا جائے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ۔

میرا جہاں تک تجربہ ہے اکثر کو صرف ایک بار پلانے کے بعد دست وقے بند ہو گئے۔ ورنہ دوبارہ میں ضرور بند ہو گئے ہیں۔ لیکن تین تین گھنٹہ کے بعد تین بار مزید احتیاط کی غرض سے پلا دینا چاہیئے۔ غذا کی بہت سخت احتیاط کرنی چاہیئے جب شدت اشتہا کی ہو تو آب ہونگ صرف ایک چمچہ دینا چاہیئے۔ یا کسی طبیب سے مشورہ کر لیا جائے۔

حضرت ابوبکرؓ کا پہلا خطبہ

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے جو پہلا خطبہ بعد خلافت پڑھا اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ میں تم میں سے بہتر شخص نہیں ہوں۔ مگر تم نے اپنا مجھ کو بنا لیا ہے۔ تم کو چاہیئے کہ میں بطور سردار اچھا کام کروں تو میری مدد کرنا۔ اگر برائی دیکھو تو مجھ کو راستی پر لانے کی کوشش کرنا۔ اور فرمایا کہ تم میں کا کمزور بمقابلہ قوی کے میرے نزدیک زبردست ہوگا۔ کیونکہ میں کمزور کا حق زور آور سے دلاؤنگا اور فرمایا جب تک میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی رضامندی کے کام کروں تم بھی میری اطاعت کرنا۔ اور اگر میں خلاف خدا اور رسولؐ کے کروں تو تم پر تابعداری لازم نہیں ہے۔

حکمران کیسے ہوں

خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں جس کسی کو (امیر ناحیہ) مقرر کرتے۔ تو اس سے یہ عہد نامہ لکھا لیتے تھے۔ (ایک) دربان نہ رکھا جائے۔ تاکہ لوگ بے روک ٹوک آسکیں اور اپنی عرض کہہ سکیں۔ (دوسرے) خدا اور خلق خدا کے کاموں میں مصروف رہے۔ (تیسرے) سواری پر سوار نہ ہو۔ (چوتھے) کوئی چیز اپنے یا اپنے بال بچوں کے لئے بیت المال سے نہ لے بلکہ کوئی جائز اور حلال پیشہ کر کے اس سے قوت بسری کرے۔ اگر بوجہ بڑھاپے یا بیماری کے کام نہ ہو سکے تو مسلمانوں کے مشورہ سے ایک درم سے تین درم تک بیت المال سے لے لے۔ اس سے زیادہ نہ لے۔ (پانچویں) عدل و انصاف میں مصروف رہے۔ اس میں کسی کی رشتہ داری۔ دوستی یا قبیلہ کی رعایت اور مروت نہ کرے۔

امراء اسلام میں خوف خدا

(عمرو لیث) نے ایک شخص کو خلیفہ کے کہنے سے قید کر دیا۔ اس کی بڑھیا ماں ایک عرضی لے کر سر راہ کھڑی ہوئی۔ اور جب عمرو لیث وہاں ہو کر گذرے۔ تو بڑھیا نے عرضی دینا چاہی۔ تو اس سے ڈر کر اس کا گھوڑا بھڑکا۔ حکم دیا کہ بڑھیا کو ہٹا دو۔ دوسرے دن پھر بڑھیا نے ویسا ہی کیا۔ (عمرو لیث) نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں قیدی کی ماں ہے۔ بادشاہ چونکہ اس سے ناراض تھا۔ اس طرف سے اس نے منہ پھیر لیا۔ مگر بڑھیا نے جرأت کر کے عرض کیا۔ کہ میرے بیگناہ بیٹے کے حق میں کیا حکم ہے؟ بادشاہ نے جواب دیا۔ کہ اس کو سو کوڑے لگائے جائینگے۔ اور اس کا منہ کالا کر کے شہر میں پھرایا جائیگا۔ اور ساتھ ساتھ منادی ہوگی۔ کہ جو بادشاہ کا قصوروار ہوگا۔ اس کی یہ سزا ہے۔ بڑھیا نے سوال کیا۔ کہ یہ حکم تیرا ہی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! بڑھیا نے کہا۔ کہ خدا نے کہاں کہا ہے کہ تم جو چاہو کرو اور تحقیق و انصاف کو بالائے طاق رکھ دو! اس کا (عمرو لیث) پر ایسا اثر ہوا کہ خدا کے خوف سے کانپنے لگا اور بیہوشی طاری ہو گئی۔ جب حواس درست ہوئے۔ تو فوراً حکم دیا۔ کہ بڑھیا کے بیٹے کو جیل سے لاؤ۔ وہ لایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس کو خلعت پہنایا۔ اور حکم دیا۔ کہ گھوڑے پر سوار کر کے شہر میں پھراؤ۔ اور کہو کہ خدا کے حکم کے آگے عمر و لیث کے حکم کی کچھ حقیقت نہیں!!

اسلام کی دنیوی برکات

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ان دس صحابہ کرامؓ میں ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت جناب سرورِ کائناتؐ نے دی۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ (عبدالرحمن بن عوف۔ بن عبد عوف۔ بن عبدالحارث بن زہرہ۔ بن کلاب۔ بن مرہ) آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم شریف (شفا) ہے۔ عام الفیل سے دسویں سال میں آپ پیدا ہوئے۔ حضرت صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی رہنمائی سے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے۔ سنہ ۳۱ھ میں ستر یا پچھتر سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ آپ اپنی حیات میں رسولِ کریمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے تھے۔ جب آپکا انتقال ہونیکو ہوا تو آپ نے اپنے مال میں سے پچاس ہزار دینار راہِ خدا میں متفرق تقسیم کر دینے کی اور غازیانِ بدر کو جن کی تعداد ایک سو کے قریب تھی چار چار سو دینار طلا دینے کی وصیت فرمائی اور آپ کے چاروں بی بیوں کو اسی اسی ہزار دینار ترکہ میں ملے تھے۔ علاوہ نقد کے تین ہزار بھیڑ بکری اور ایک ہزار اونٹ آپ نے ترکہ میں چھوڑے تھے۔ آپ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں آئے۔ تو رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکا بھائی چارہ حضرت سعد بن الربیع رضے اللہ عنہ سے کرا دیا تھا۔ حضرت سعد آپ کو یعنے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ میں بہت دولتمند ہوں۔ اور آپ کو نصف اس میں سے دیتا ہوں مگر آپنے کہا کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف بازار مجھ کو بتا دو۔ چنانچہ آپنے بیع و شراء شروع کی۔ جس میں خدا تعالیٰ نے آپ کو مال و [illegible] کر دیا۔ اور آپکا شمار اغنیاء صحابہ رضؓ ہو گیا۔ علاوہ نقد جنس مذکورہ بالا کے آپنے کچھ زمین کا ایک باغ ازواج مطہرات رضے اللہ عنہن کے حق میں وصیت کر دیا تھا۔ جو چار لاکھ دینار کو بکا۔ اور یہ روپیہ ازواج مطہرات میں تقسیم کر دیا گیا۔ اپنی وفات سے ایک دن پہلے تیس غلام آپ نے آزاد کئے اور اس دن سات سو اونٹ مال و اسباب سے لدے ہوئے خیرات کئے تھے۔ محاربہ تبوک میں آپنے ایک دن امامت فرمائی تھی۔ اور حضور نبوی سے آپکو (امین ہذہ الامۃ) کا لقب عطا ہوا تھا۔

طوطا اور ملکۂ وکٹوریہ آنجہانی

انگلستان کے شاہی محل میں کچھ کمرے شاہی بادری کے واسطے مخصوص ہیں۔ یہ کمرے ایک سجی راستہ کے ذریعہ سے ان کمروں سے ملتے ہیں۔ جہاں مرحوم ملکہ وکٹوریا نشست فرمایا کرتی تھیں۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ ملکہ صاحبہ بادری صاحب کے کمرے سے واپس ہو کر اپنے کمرے کو جا رہی تھیں۔ کہ راستہ میں ایک طرف سے پنجرے کے اندر سے طوطے کی آواز آئی جس نے درشتی آمیز لہجہ میں کچھ کہا۔ چونکہ ملکہ صاحبہ کو سمجھ نہ آئی۔ کہ طوطے نے کیا کہا ہے۔ وہ لوٹ کر بادری صاحب کے پاس آئیں اور ان سے پوچھا کہ طوطے نے کیا کہا ہے؟ بادری نے نہایت اضطراب سے جواب دیا کہ حضور معاف فرمائیں جو کچھ طوطے نے کہا ہے۔ میں اسے نہیں دہرا سکتا۔ ملکہ نے فرمایا۔ کہ آخر اس نے کیا کہا ہے؟ بادری نے عرض کی کہ جہاں پناہ اس نے ایسے الفاظ کہے ہیں۔ جنکا سننا حضور کو ناگوار معلوم ہوگا۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ عملیا حضرت مجھے ایسے الفاظ کے زبان پر لانے سے معاف فرمائینگی۔ چونکہ حضور معلوم کرنا چاہتی تھیں کہ جانور نے کیا کہا ہے؟ اس لئے بادری کو بیان کرنے پر مجبور کیا۔ بادری نے شاہانہ آداب بجا لا کر عرض کی کہ جہاں پناہ چونکہ حضور مجبور کرتی ہیں۔ اس لئے عرض کرتا ہوں۔ طوطے نے کہا ہے۔ "بل دور ہو۔ ناحیین بڑھیا"۔ ملکہ ہنس دیں اور پھر فرمایا:۔

"میں خوش ہوں کہ میری سلطنت میں کم از کم ایک آواز ایسی بھی ہے۔ کہ جو اس خیال کے ظاہر کرنے سے خوف نہیں کھاتی جو اس کا میری نسبت ہے۔

ملکہ معظمہ کے یہ فقرات نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ ان امراء اور بڑے آدمیوں کے لئے جن کے اردگرد قوم کی بدقسمتی سے ایسے خوشامدی جمع ہو جاتے ہیں۔ جو ان کی حرکت و سکون پر بجا فرمایا۔ بالکل درست کہے نعرے بلند کر کر کے اس بڑے آدمی کو غلط فہمی میں ڈالتے ہیں۔ یہ بدقسمتی دراصل دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسی غلطی پر متنبہ نہیں ہونے دیتے۔ نہ اصلاح کیطرف توجہ کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بڑے آدمی کو بعض دفعہ خبر بھی نہیں ہوتی جو اس کی تباہی آجاتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے محکوم سب میرے جاں نثار ہیں اور مجھ سے ان کو کوئی شکایت نہیں۔ لیکن در اصل اندر ہی اندر شکایتوں کا ایک انبار جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ مادہ جب آتش فشاں پہاڑ کی مانند پھوٹتا ہے تو پھر حشر ہی برپا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسی آوازوں کی قدر کی جائے۔ جو ان خیالات کو ظاہر کریں جو فی الواقع بغیر کسی ذاتی غرض اور خوشامد کے بلند کی جائیں۔ بلکہ خود موقع دینا چاہیئے کہ صحیح خیالات کا اظہار اس کے روبرو ہو +

انفلوئنزا ایسی زبان کا لفظ ہے

انفلوئنزا میں مریض بخار اور زکام میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی لحاظ سے اطباء اس کا نام نزلی بخار رکھتے ہیں۔ فرانس میں ایام جنگ میں جب یہ نمودار ہوئی تو اس کا نام پیرس کی بیماری رکھا گیا تھا۔ اس دفعہ اس بیماری نے قریباً تمام دنیا میں چکر لگایا ہے۔ پچھلے دنوں جب یہ ہندوستان میں نمودار ہوئی تھی تو اس نے ۱۲ ہفتہ کے اندر ۶۰ لاکھ انسان ہلاک کئے تھے۔ اس حساب سے اس لئے موجودہ جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بھی زیادہ انسان ہلاک کئے تھے چونکہ یہ بیماری یورپ سے آئی ہے۔ اس لئے خیال ہو سکتا ہے۔ کہ یہ بھی یورپین زبان کا لفظ ہے۔ مگر دراصل ایسا نہیں ہے حقیقت میں یہ عربی لفظ ہے۔ کچھ مدت ہوئی ہے مصر کے نامور عالم ترکی پادشاہ نے اس کی اصلیت کے متعلق تحقیقات کر کے بیان کیا تھا۔ کہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اصل میں یہ انف العنز (بکرے کی ناک کی بیماری ہے۔ بکرے کی ناک اور منہ سے اکثر رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور یہی حال انسان کا اس بیماری سے ہوتا ہے۔ خصوصاً یورپ میں۔ اس لئے ہسپانوی عربوں نے جہاں اس بیماری کا پہلے ظہور ہوا اس کا نام انف العنز رکھا۔ یہی لفظ بگڑ کر یورپ کی زبانوں میں جا کر انفلوانزا بن گیا۔

بنگالی لڑکیوں کا جل کر مرنا

بنگال میں مٹی کے تیل کے ذریعہ عورتوں کی خودکشی کا مرض اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کسی بھی حاملگی انجمن پر جھٹ ایسی وارداتیں واقع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ تازہ خبر ہے کہ ۲۸ر جنوری کو کوچہ نور محمد سرکار (کلکتہ) میں ایک ۱۶ سالہ نوجوان بنگالی لڑکی رادھا رانی داسی نے جو اپنے خاوند کے گھر رہتی تھی مٹی کے تیل سے اپنے کپڑوں کو تر کر کے اور آگ لگا کے خودکشی کر لی۔

کیا بنگالی اس کی اصل وجہ نہیں سوچتے۔ مشکلات تو اس دنیا میں ہر شخص کو پیش آتی ہیں اور آتی رہیں گی پھر بنگالی لڑکیوں کا جل جل کر آئے دن مرنا۔ ضرور کوئی خاص وجہ رکھتا ہے اور وہ بجز اس کے نہیں کہ خدا پر ایمان نہیں۔ اگر انہیں مذہبی تعلیم دی جائے اور سمجھایا جائے۔ کہ ایک خدا ہے جو مشکلات کے پہاڑ کو دم بھر میں ہٹا سکتا ہے۔ تو لڑکیاں خود کشی نہ کریں۔ جبتک بنگالی اس طرف دھیان نہ دینگے۔ یہ وارداتیں بڑھتی جائینگی۔

روسی شہزادیوں کی عصمت دری

پر فرانس کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ زار روس کے قاتلوں نے اس کی نوجوان شہزادیوں کی پہلے ان کے والدین کی آنکھوں کے سامنے عصمت دری کی اور پھر انہیں ذبح کر دیا! باغی روسیوں کا یہ فعل نہایت شرمناک اور کمینہ اور سخت نفرت کے قابل ہے۔ جس کے لئے انہیں قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے۔

فاروق۔ ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ شائع کی۔ ہمیں تو ایسی بات کا ذکر بھی پسند نہیں۔ مگر خدا کے نوشتے پورے ہو کر رہتے ہیں ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی بے بال و پر

ایک مطلق العنان شہنشاہ کی زار حالی کی یہ انتہا ہے جو ایک غریب سے غریب ادنیٰ انسان بھی گوارا نہیں کر سکتا

بائیبل میں ترمیم کرنیکی تحریک

سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش میں ہر دفعہ ترمیم ہوتی ہے۔ سکھوں کے گرنتھ صاحب کی بھی کانٹ چھانٹ پر بحث ہے۔ اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ بائیبل میں بھی ترمیم کرنیکے لئے آوازیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ چنانچہ ٹائمز میں ڈین صاحب ایلائی نے (ڈین کالیج کے پادری صاحب) نے زراعتی کالج میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بائیبل میں بعض ایسے باب ہیں جنکا پبلک میں پڑھنا ممکن نہیں۔ اس لئے اس میں سے وہ الفاظ یا تو نکالدئے جاویں یا ترمیم کی جاوے۔ پادری صاحب نے وہ حصص اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ دیکھئے عیسائی پبلک اس کے متعلق کیا طریق عمل اختیار کرتی ہے۔

اے میرے بھائیو! یقین کرو کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ صرف ایک ہی کتاب کی شان میں آیا ہے۔ اور وہ قرآن مجید ہے۔ اسے نہ کوئی انسانی طاقت بدلا سکتی ہے نہ یہ بدلے گا۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ؎

پراسرار بیماری سے دس لاکھ پنجابیوں کی ہلاکت

گذشتہ دنوں دیگر حصص ملک کیطرح صوبہ پنجاب میں جو یہ اسرار بخار پھیلا ہوا تھا۔ اور جسکے گھر گھر میں ماتم برپا تھا اس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک نکلا ہے۔ اکتوبر۔ نومبر اور دسمبر ۱۹۱۸ء میں اس موذی مرض سے جو اتلاف جان اس صوبہ میں ہوا اس تعداد دس لاکھ تک پہنچتی ہے۔ گویا گذشتہ تین ماہ کے عرصہ میں پراسرار بخار نے دس لاکھ پنجابیوں کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ اور تمام ملک میں یہ تعداد ایک کروڑ سے کم ہرگز نہ رہی ہوگی۔

کیا لوگ یہ نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ کا عذاب بغیر کسی جرم کے نہیں آتا۔ پس وہ کونسا گناہ ہے جو سرزد ہوا؟

پانی کی لکڑی کا چراغ

کشمیر میں آجکل چھتوں پر چونکہ فٹ فٹ برف جمی ہے اور آہستہ آہستہ ٹپکتی ہے۔ اس لئے چھتوں سے جو پانی ٹپکتا ہے۔ اور بصورت کنکروں کے گرتا ہے۔ اور وہی پانی جمکر لمبی لمبی گز گز ڈیڑھ گز کی لمبی نوکیلی چھڑیوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے یہ پانی کی لکڑی سوائے کشمیر کے اور کہیں دکھائی نہ دیگی۔ اسی طرح یہاں بعض درخت اس قسم کے ہوتے ہیں کہ انکی لکڑیاں بطور مشعل کے جلتی ہیں۔ دیہات میں خصوصاً اور شہروں میں عموماً غریب غربا انہیں لکڑیوں سے چراغ کا کام لیتے ہیں۔ جس کی روشنی برقی لمپ کے ۵۰ کینڈل پاور سے زیادہ ہی ہوتی ہے۔

قحط بنگال

یوم تاتی السماء بدخان مبین میں دخان کے معنے مفسرین نے قحط کے لئے ہیں۔ آخری زمانہ میں جو عالمگیر قحط اب پایا جاتا ہے۔ اس کی نظیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام کی ایک اور تاریخی غلطی

۱۶ فروری ۱۹۱۳ء کے پیغام نمبر (۶۰) میں ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان سے ایک عبارت شائع کی گئی ہے جس کی سرخی ہے **مسیح موعودؑ کا دعویٰ** - جو یہ ہے :-

"سوا اس کے جو شخص نبی متبوع علیہ السلام کا متبع ہے اور اس کے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے۔ کیونکہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں۔ اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں۔ اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لائیں۔ لیکن اس جگہ تو ایسے انقلاب کا دعویٰ نہیں ہے۔ الخ

اس تمام عبارت کو لکھ کر ایڈیٹر پیغام صلح ایک نوٹ لکھتا ہے کہ۔

ہم اس **تقریر** کی طرف **میاں صاحب** اور ان کے مریدین کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جس میں **حضرت صاحب نے ۱۹۰۳ء** میں نبی کی تعریف کی ہے۔ جو پہلے کرتے تھے کہ انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں۔ اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں۔ اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لائیں اور خود اپنے متعلق صاف طور پر بتادیا کہ اس جگہ تو ایسے انقلاب کا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ اپنی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی قرار دی ہے۔ کیا میاں صاحب اور ان کے مریدین اس پر غور کریں گے۔"

غالباً اس حوالہ کے ملجانے پر پیغام بلڈنگس لاہور میں گھی کے چراغ جلائے گئے ہوں گے۔ اور سب گمان کر رہے ہونگے۔ کہ ایسا میدان مار لیا۔ لیکن ان کو اطلاع دے دی جائے کہ ان کی خوشی قلیل اور ان کی مسرت بے دلیل ہے۔ دیکھو حق کا مقابلہ جو بھی کرے آخر وہ ذلیل ہے۔ تمہارے اس کہنے نے کہ مذکورہ بالا عبارت حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر ہے۔ اور پھر یہ کہ **۱۹۰۳ء** کی ہے۔ ایک دفعہ پھر دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ تم لوگ کسی تقویٰ کی بناء پر مرکز سے علیحدہ نہیں ہوئے۔ اور نہ اپنے مرشد و مولےٰ مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے واقف ہو۔ تمہاری نسبت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بالکل سچ لکھا تھا۔ کہ اپنا مذہب لکھا کرو عداوت محمودؐ۔ اس عداوت میں اس ناحق کوشی میں تم یہانتک اندھے ہوئے ہو کہ تمہیں کچھ سوجھتا بوجھتا نہیں۔ بس کوئی بات ہو اسے جھٹ پٹ پیش کر دیتے ہو۔ اور نہیں جانتے ؎

حملہ چو دے کنی اے سادہ لوح

سنو! اے نادانو۔ اے مسیح موعودؑ کی کتب سے نا واقفو۔ اے ہماری روز افزوں ترقی پر جلنے والے حاسدو۔ یہ تقریر نہیں ہے۔ یہ کتاب کی تحریر ہے۔ کس کتاب کی؟ یہ سنو گے تو تمہارے ہوش و حواس پراں ہو جائینگے تمہیں منہ چھپانے کے لئے کوئی کونہ نہ ملیگا۔ اور مارے شرم کے تم سے بات نہ ہو سکیگی (محمد حسین۔ مرہم عیسےٰ مستثنےٰ ہے۔ اگر اس کی بھی یہی حالت ہو تو حضرت اقدس کی پیشگوئی میں قدح لازم آتا ہے۔) سنو! سنو!! یہ تقریر نہیں۔ تحریر ہے۔ اور تحریر بھی **۱۹۰۳ء** کی نہیں جیسا کہ تم سمجھے ہو۔ او نادانو! **۱۹۰۲ء** کی بھی نہیں۔ او مسیح موعودؑ کی کتابوں کا علم نہ رکھنے والو یہ تحریر **۱۹۰۱ء** کی بھی نہیں۔ او ناحق کو خوامخواہ **۱۹۰۰ء** کی بھی نہیں۔ او امر کرنے سے علیحدگی اختیار کرنیوالو **۱۸۹۹ء** کی بھی نہیں۔ **۱۸۹۸ء** کی بھی نہیں۔ تم تعجب کرو گے کہ **۱۸۹۷ء** کی بھی نہیں۔ ہاں ہاں تم حیران رہ جاؤ گے۔ یہ سن کر کہ یہ **۱۸۹۶ء** کی بھی نہیں کان کھول کر سن لو یہ **۱۸۹۵ء** کی بھی نہیں۔ **۱۸۹۴ء** کی بھی نہیں **۱۸۹۳ء** کی بھی نہیں۔ بلکہ ۴ دسمبر **۱۸۹۲ء** کا ایک خط ہے بنام نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ یہ عبارت وہاں درج ہے۔ اے ایڈیٹر پیغام صلح ذرا میری طرف منہ تو کر۔ اور بتا کہ تو نے کیسی منہ کی کھائی۔ شرم ہو۔ حیا ہو۔ تو اب عمر بھر زبان نہ کھولو مگر شرم چہ کنی است کہ بیش مرداں بیائید جن کا مقولہ ہو۔ ان کے لئے آسان ہے۔ جاؤ۔ آئینہ کمالات اسلام کھولکر دیکھ لو۔ صفحہ ۳۲۹ یہ عبارت وہاں سے لی گئی ہے۔ اور اس مکتوب کے اخیر میں ۴ دسمبر **۱۸۹۲ء** تاریخ دی ہوئی ہے۔ اب بتاؤ کہ تمہارا اعتراض کیسا بودا ہے۔ کہ **۱۹۰۳ء** میں بھی حضرت مسیح موعودؑ نبوت کی وہی تعریف کرتے تھے۔ جو پہلے کرتے تھے۔ "میاں صاحب" اور ان کے مریدین کیا غور کرینگے۔ غور کرنا چاہیئے تم لوگوں کو۔ کہ تمہیں کیا ہو گیا۔ جو ناحق مخالفت پر کمربستہ ہو۔ جو اوٹ پٹانگ جو زبان پر آئے کہے چلے جاتے ہو۔ یاد کریں جناب مولوی محمد علی صاحب اپنا قول جب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح (ثانی) کو مسیح موعودؑ کی کتب سے ناواقف قرار دیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی طرف ایک عبارت منسوب کی تھی۔ کہ جب آنحضرت شکم عفیفہ آمنہ میں تھے تو فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا کہ اس کا نام احمدؐ رکھنا۔ بحالانکہ یہ عبارت ہرگز مسیح موعودؑ کی نہ تھی۔ کیا یہ خوفناک شکست ناکافی تھی۔ جو اب پھر شامت آئی۔ بئس للظالمین بدلا ؎

مفت فاروق جاری کرنے کے لئے جو مستقل فنڈ کی تجویز شائع ہو چکی ہے۔ اس میں سب سے اول اخویم شیخ محمد یوسف صاحب کیمپ انبالہ نے ایک روپیہ عطا فرمایا۔ جزاھم اللہ +